



سوال

(535) بھینس یا بھینسے کی قربانی جائز ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا بھینس یا بھینسے کی قربانی جائز ہے؟ نیز قربانی کے گوشت کا صحیح مصرف کیا ہے؟ قربانی کے جانور کو حلال کروانے کی اجرت کھال میں سے دی جاسکتی ہے؟ اور جانوروں کی کھالوں کا صحیح مصرف کیا ہے؟ (غلام عباس طاہر لیل، ضلع جھنگ) (۲۲ جون ۲۰۰۴)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

1... شریعت میں قربانی صرف **بِحیثمۃ الأنعام** کی ہے اور اس کا اطلاق اونٹ گائے اور بھیر بھیری پر ہے۔ بھینس چونکہ علیحدہ صنف معروف ہے اس کی قربانی نہیں ہوگی۔

اگر کوئی قسم کھالے کہ گائے کا گوشت نہیں کھائے گا پھر بھینس کا کھالیا تو اس سے اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی لیکن حنفی مذہب میں بھینس کی قربانی کا جواز ہے۔ "کنوز المحتلّق" میں ایک حدیث بیان ہوئی جس میں بھینس کی قربانی کا جواز ہے لیکن اس کی صحت ثابت نہیں باقی یہ دعویٰ کہ بھینس گائے کی قسم ہے واقعہ کے خلاف ہے۔

ہمارے شیخ محدث روپڑی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ہاں زکوٰۃ کے مسئلہ میں بھینس کا حکم گائے والا ہے۔ یعنی نصاب کی صورت میں زکوٰۃ واجب ہے۔ نیز فرمایا یا در ہے کہ بعض مسائل احتیاط کے لحاظ سے دو جہتوں والے ہوتے ہیں اور عمل احتیاط پر کرنا پڑتا ہے۔ ام المومنین سوہ کے والد زمرہ کی لونڈی سے زمانہ جاہلیت میں عقبہ بن ابی وقاص نے زنا کیا لڑکا پیدا ہوا جو اپنی والدہ کے پاس پرورش پاتا رہا۔ زانی مر گیا اور اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو وصیت کر گیا کہ زمرہ کی لونڈی کا لڑکا میرا ہے اس کو اپنے قبضہ میں کر لینا۔ فتح مکہ کے موقع پر سعد بن ابی وقاص نے اس لڑکے کو پکڑ لیا اور کہا یہ میرا بھتیجا ہے۔ زمرہ کے بیٹے نے کہا یہ میرے باپ کا بیٹا ہے۔ لہذا میرا بھائی ہے اس کو میں لوں گا۔ مقدمہ دربار نبوی میں پیش ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

'اولد للفرش، وللغابرا الحجز۔ صحیح البخاری، باب: للغابرا الحجز، رقم: ۶۸۱۷، (مشکوٰۃ باب اللعان، فصل اول)

یعنی "اولاد بیوی والے کی ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔"

یعنی وہ ناکام ہے اور اس کا حکم سنسار کیا جاتا ہے، سچ سوہ کے بھائی کے حوالے کر دیا جو حضرت سوہ رضی اللہ عنہا کا بھی بھائی بن گیا لیکن سوہ کو حکم فرمایا اس سے پردہ کرے۔ کیوں کہ اس کی شکل و صورت زانی سے ملتی جلتی تھی جس سے شبہ ہوتا تھا کہ یہ زانی کے نطفہ سے ہے۔ اس مسئلہ میں شکل و صورت کے لحاظ سے تو پردہ کا حکم ہوا اور جس کے گھر میں



پیدا ہوا اس کے لحاظ سے اس کا بیٹا بنا دیا گیا۔ گویا احتیاط کی جانب کو ملحوظ رکھا۔ ایسا ہی بھینس کا معاملہ ہے اس میں بھی دونوں جہتوں میں احتیاط پر عمل ہوگا زکوٰۃ ادا کرنے میں احتیاط ہے اور قربانی نہ کرنے میں احتیاط ہے اس بناء پر بھینسے کی قربانی جائز نہیں اور بعض نے جو یہ لکھا ہے: **‘الْبُحَايُوسُ نَوْعٌ مِنَ الْبَقَرِ’** یعنی بھینس گانے کی قسم ہے یہ بھی اس زکوٰۃ کے لحاظ سے صحیح ہو سکتا ہے ورنہ ظاہر ہے کہ بھینس دوسری جنس ہے۔ (فتاویٰ اہل حدیث: ۲/۲۲۶، ۲۲۷)

2... قربانی کے گوشت کے تین حصے کر لیے جائیں۔ ایک گھر کے لیے دوسرا اجاب تیسرا غریب مساکین کے لیے۔ اس سلسلہ میں مستند ابن مسعود سے مروی ایک روایت ہے۔
(المغنی: ۳/۳۹)

3... قربانی کے جانور کو ذبح کروانے کی اجرت میں کھال وغیرہ نہیں دینی چاہیے۔ ملاحظہ ہو: (صحیح بخاری باب لا یعطى الجذاء من الهدى شيتا)

4... کھالیں صدقہ کر دینی چاہئیں ”صحیح بخاری“ یتصدق بجلود الهدى مع فتح الباری: ۳/۲۰۲۔ ان سے خود بھی فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ (فتاویٰ اہل حدیث: ۲/۳۳۰)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، کتاب الصوم: صفحہ: 416

محدث فتویٰ